فہد چارن*

اُردو میں نفی بنانے کے سابقے: ایک جائزہ

NEGATIVE PREFIXES OF URDU

Abstract: *This paper offers a concise linguistic study of negation prefixes in Urdu, analyzing their morphology, origins, and semantic roles. It focuses on common negative prefixes like a-, an-, ni-, nā-, be-, lā-, and ghair-, tracing their roots to Arabic, Persian, Sanskrit, and Prakrit. The study also examines independent negative particles like nahi, na, mat, and hāshā in syntactic and pragmatic contexts. It highlights Urdu's hybrid morphological structure and its integration of diverse linguistic influences in forming negation.*

Keywords: *Urdu Negation, Negative Prefixes, Morphology, Derivational and Inflectional Markers, Syntax, Pragmatics, Etymology, Linguistic Evolution.*

تلخیص: یہ مقالہ اردو زبان میں نفی ظاہر کرنے والے سابقوں (prefixes) کا ایک مختصر لسانیاتی مطالعہ پیش کرتا ہے، جس میں ان کی صرفی (morphological) ساخت، ماخذ اور معنوی کردار کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس میں اَ، اَن، نِ، نا، بے، لا، اور غیر جیسے عام منفی سابقوں پر توجہ دی گئی ہے، جن کی جڑیں عربی، فارسی، سنسکرت اور پراکرت زبانوں سے ملتی ہیں۔ مزید یہ کہ نہیں، نہ، مت، اور حاشا جیسے خود مختار منفی الفاظ کو جملوں کی ساخت اور عملی استعمال کے تناظر میں بھی جانچا گیا ہے۔ یہ مطالعہ اردو کے مخلوط صرفیاتی نظام اور نفی کے اظہار میں مختلف لسانی اثرات کے امتزاج کو نمایاں کرتا ہے۔

کلیدی الفاظ: اُردو کے نفی پیدا کرنے والے سابقے، صرفیات، اشتقاق، نحوی ساخت، نفی کے اجزاء، لسانی ارتقا۔

سابقہ وہ مارفیم یا تعلیقیہ ہوتا ہے جو کسی لفظ یا مادے (Root) کے آگے جڑ کر اپنے معنی ظاہر کرتا ہے (۱)۔ مثلاً لفظ "حاضر" کے آگے "غیر" لگایا جائے تو یہ "غیر + حاضر = غیر حاضر" ہو جائے گا۔ یہاں پر لفظ "حاضر" کسی چیز یا شخص کی موجودگی کا اظہار ہے لیکن سابقہ "غیر" لگنے سے اس کی موجودگی کی نفی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح لفظ "حد" کے آگے "بے" لگایا جائے تو یہ "بے حد" ہو جائے گا "حد" بہ معنی انتہا، آخر، اختتام کے ہیں لیکن اس کے ساتھ "بے" سابقہ استعمال کیا جا ہے تو یہ "بے حد" بہ معنی جس کا کوئی اختتام نہ ہو یا جس کی کوئی حد مقرر نہ ہو۔ اس مقالے میں اردو میں نفی بنانے کے سابقوں کی طرح توجہ دلائی گئی ہے یوں تو اردو میں سابقوں کی بہت بڑی تعداد موجود ہے جن میں عربی فارسی اور پراکرت کے سابقے بھی شامل ہیں۔ اردو میں، زبر بھی سابقے کے طور پر استعمال ہوتی ہے جیسے:

اَ ـ اَٹل، اَچھوت، اَلگ[۲] وغیرہ۔

* پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اُردو جامعہ کراچی۔

اردو میں حروف نفی دو قسم کے ہوتے ہیں۔

۱۔ تحصیلی حروف نفی (Negatives or Negative Particle)

۲۔ عُدولی حروف نفی (Derivational)

۳۔ **تحصیلی حروف نفی (Negatives or Negative Particle)** "تحصیلی حروف نفی ایسے حروف نفی ہوتے ہیں جو جملے میں مسند الیہ سے اس کے مسند کی نفی کو ظاہر کرتے ہیں (۲)۔ جیسے محمود نہیں آیا۔ یا حامد شاعر نہیں ہے۔ ان میں لفظ "نہیں" نے محمود سے "آنے" اور حامد سے "شاعر ہونے" کی نفی کر دی۔ اردو میں نفی تحصیلی کے حروف مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ نہیں: "نہیں" کسی سوال کے منفی جواب میں بھی بولتے ہیں مثلاً "حامد چلا گیا کیا؟" یا "حامد ابھی تک نہیں گیا؟" کے جواب میں "نہیں" کہنے کا مطلب "نہیں گیا" ہے۔ "نہیں" کی اصل بحث فعل میں آتی ہے اور افعال کو منفی بنانے کے موقع پر اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔

۲۔ نہ: سنسکرت اور پراکرت میں مشترکہ "نَ" جب کہ فارسی اور اردو میں "نہ" ہائے مختفی کے ساتھ مل کر "نہ" حرف نفی ہے۔ اور "نہیں" کی جگہ پر بولا جاتا ہے۔ کبھی سوال کے منفی جواب میں اور کبھی مخاطب کی بات کی تردید میں استعمال ہوتا ہے۔

۳۔ نا: "نا" فارسی حرفِ نفی ہے اور اردو میں بھی مستعمل ہے۔ ناآشنا، ناسمجھ اور ناامید۔ یہ تحصیلی بھی ہے اور عدولی بھی۔

۴۔ نے: "نے" فارسی حرف نفی ہے۔ جب کلام کی ابتدا میں ہو تو "نہ" کے ساتھ دوسرا جملہ ضروری ہے جیسے "نے تابِ وصل ہے نہ طاقت جدائی"۔ اردو میں اس کا استعمال شاذ ہی ہے۔ نظم میں غالب نے استعمال کیا ہے

نے تیر کماں میں ہے نہ صیاد کمیں میں
گوشے میں قفس کے مجھے آرام بہت ہے (غالب)

۵۔ مت: مت، سنسکرت "ما+تی" سے ماخوذ ہے۔ جو پراکرت میں "مَ+ادی" (غالباً) ہوا۔ اردو اور پراکرت میں بھی "مت" امر حاضر کے صغیوں سے مخصوص ہے۔ مثلاً "مت کر" "مت جا" وغیرہ۔ عوام اسے "متی" بھی بولتے ہیں۔ اور امر حاضر کے بعد لاتے ہیں اور کر متی اور جا متی کہتے ہیں جو ممکن ہو مت ہی ہو۔

۶۔ حاشا: حاشا عربی کا حاشا ہے۔ جو کلمہ تنزیہ و تبعید ہے اور فارسی واسطے سے نفی کے معنی میں اردو میں آیا ہے۔ اور فارسی کی طرح اردو میں بھی "کہ" کے اضافے کے ساتھ بولا جاتا ہے۔ جیسے "حاشا کہ میں وہاں جاؤں" زیادہ تر عربی کے "کلّا" کے ساتھ مع واوِ عطف بولا

جاتا ہے۔اور نفی کی تاکید اور شدت کے موقع پر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے حاشا وکلّا کہ میں کسی سے سوال کروں۔یعنی ہر گز سوال نہیں کروں گا۔اگر کوئی کہے کہ خالد مکروفریب سے کام لیتا ہے اس کے جواب میں "حاشا وکلّا" کہنے کے معنی ہیں ہر گز نہیں۔

۷۔ تھوڑا ہی: "تھوڑا" اور "ہی" ترکیب ہے۔"نفی" کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے "میں تھوڑے ہی گیا تھا" یعنی نہیں گیا تھا۔اس کے علاوہ "ہی" "کی" "ہا" اور تھوڑا کا الف تخفیف کر کے "میں تھوڑی گیا تھا" بھی بولتے ہیں۔لیکن یہ دونوں استعمال عامیانہ ہیں۔

۸۔ کم: کم، فارسی اسم ہے تھوڑا اور قلیل کے معنی میں اور فارسی کی طرح اردو میں بھی کبھی کبھی نفی کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے میرا نصیب کم ہی جاگا یعنی نہیں جاگا۔

۲۔ عُدولی حروف نفی(Derivational):

عدولی حروف نفی ایسے حروفِ نفی ہیں جو مسند الیہ کی نفی نہیں کرتے بلکہ لفظ کا جز بن کر مفہوم کی نفی کر دیتے ہیں۔ جیسے ان جان ،اور لاعلاج میں "ان" اور "لا" جان اور علاج کے جز بن کر ان کی نفی کر دیتے ہیں۔عدولی حروف نفی مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اَ (الف مفتوح): سنسکرت کا سابقہ ہے جو حروفِ صحیح سے شروع ہونے والے الفاظ سے پہلے لایا جاتا ہے۔اور پراکرت الفاظ سے مخصوص ہے۔ جیسے اَمر یعنی نہ مرنے والا۔اَٹل،نہ ٹلنے والا۔

۲۔ اَن:(الف مفتوح اور "ن" ساکن) "اَن" سنسکرت کا سابقہ ہے۔اور سنسکرت میں ان ہی لفظوں سے مخصوص ہے جو حروف علت سے شروع ہوتے ہیں۔لیکن پراکرت اور بعد کی زبانوں میں یہ تخصیص جاتی رہی ہے۔پراکرت اردو الفاظ سے پہلے آتا ہے جیسے "اَن ہونی" ہونے والی بات، غیر ممکن،۔اَن پڑھ یعنی جاہل، جو پڑھنا نہ جانتا ہو۔

۳۔ نِ(ن مکسور): غالباً سنسکرت کے "نِر" کا مخفف ہے۔پراکرت الفاظ سے خاص ہے جیسے نِڈر یعنی نہ ڈرنے والا، دلیر، بہادر اور نچنت یعنی جسے چنتا اور فکر نہ ہو، بے فکر وغیرہ۔

۴۔ نا:"نا" فارسی سابقہ ہے جیسے ناخوش، ناپسند، ناچار، ناواقف وغیرہ۔

۵۔ نِر(بکسرہ نون): سنسکرت سابقہ ہے۔ جیسے نِراس یعنی جس کو کوئی آس اور امید نہ ہو، ناامید۔

۶۔ بَ(بائے مفتوح): سنسکرت کا "دی" یا "بی" ہے۔اردو میں بہت شاذ ہے شاید صرف "بدیسی" میں استعمال ہوا ہے۔قدیم اردو میں "بدیس" پردیس کے معنی میں بھی بولا گیا ہے۔مثلاً کاہے کو بیاہی بدیس۔

۷۔ **بے**: فارسی سابقہ ہے۔ فارسی، عربی الفاظ کے ساتھ ساتھ اردو اور پراکرت الفاظ میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً بے درد، بے دل، بے محابا، بے مثال، بے ڈول، بے ڈھب وغیرہ۔

۸۔ **بلا**: عربی حرف نفی ہے اردو میں بھی مستعمل ہے جیسے بلا جواز، بلا خوف وغیرہ

۹۔ **کُ** (کاف مضموم) سنسکرت سابقہ ہے۔ اردو میں نفی کے لیے بولا جاتا ہے جیسے، کپڑھ، کُپتر وغیرہ۔

۱۰۔ **لا**: لا عربی حرف نفی ہے۔ جیسے لاحاصل، لاثانی، لافانی، لاعلم وغیرہ۔

۱۱۔ **غیر**: عربی اسم ہے اور عربی الفاظ کے ساتھ بطور سابقہ "لا" کے معنی رکھتا ہے۔ مثلاً غیر مفید وغیرہ۔ ایسے فارسی مرکبات کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے جن کا پہلا جز عربی ہو جیسے غیر صحت بخش، غیر وفادار گویا غیر اپنے بعد کے عربی لفظ سے مل کر مرکب لفظ بنا اور یہ مرکب فارسی کا سابقہ بنا"(۳)۔

مذکورہ بالا مثالوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ **تحصیلی حروفِ نفی** (Negative Particles) جملے میں مسند الیہ کے ساتھ اس کے مسند کی نفی کو نمایاں کرتے ہیں، جو اردو قواعد کے بابِ نحو سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے مقابلے میں **عُدولی (Derivational) حروفِ نفی** وہ سابقے ہیں جو جملے کی ساخت سے نہیں بلکہ **لفظ کی داخلی بناوٹ سے معنی کی نفی** پیدا کرتے ہیں؛ یعنی یہ حروف لفظ کا جزو بن کر اس کے بنیادی مفہوم کو بدل دیتے ہیں۔ اس نوعیت کی نفی اردو قواعد کے دوسرے بنیادی شعبے، یعنی **صرف** سے متعلق ہے۔

اردو زبان میں تقریباً **۲۵ سے ۳۰ فی صد الفاظ ایسے سابقوں کی مدد سے وجود میں آتے ہیں**، جو اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ سابقہ سازی ہماری زبان کے نظامِ صرف کا نہایت اہم اور کارآمد پہلو ہے۔ یہ سابقے عربی، فارسی اور سنسکرت جیسے تاریخی ماخذوں سے اخذ ہوئے ہیں اور صدیوں سے اردو میں بطور لسانی سرمائے کے راسخ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی ان کا استعمال **ادب، صحافت، سائنسی گفتگو، سماجی علوم، مذہبی مباحث اور روزمرہ مکالمے** سمیت ہر شعبۂ زندگی میں جاری و ساری ہے۔

یہ تحقیق نہ صرف اردو کے قواعدی ڈھانچے کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دیتی ہے بلکہ اس سے یہ حقیقت بھی اجاگر ہوتی ہے کہ زبان کے ارتقا میں **سابقوں کے ذریعے معنی سازی** (Word Formation) کس قدر بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ خصوصاً تدریسِ زبان، لغت نویسی، مترجمی، مشینی ترجمہ (Machine Translation)، اور لسانی تجزیے کے جدید طریقوں میں ان سابقوں کی شناخت اور درست استعمال انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ اس اعتبار سے حروفِ نفی کے تحصیلی اور عُدولی پہلوؤں کا مطالعہ اردو زبان کی ساختیاتی خوبیوں اور اس کی معنوی وسعت کے فہم میں اہم تعاون فراہم کرتا ہے۔

حوالہ جات:

۱۔ رؤف پاریکھ، لسانیات کے بنیادی مباحث، کراچی: سٹی بک پوائنٹ،، ۲۰۲۱ء، ص ۵۱۔
۲۔ اردو لغت (تاریخی اصولوں پر) جلد اول، اردو لغت بورڈ: کراچی، سن ندارد (آن لائن) ص ۵، ۱۔
۳۔ فدا علی خاں، قواعد اردو، نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، ۱۹۹۵ء، ص ۲۹۴۔۲۹۷۔

کتابیات:

۱۔ **اردو لغت (تاریخی اصولوں پر)**، جلد اوّل، کراچی: اردو لغت بورڈ، س ن (آن لائن)۔
۲۔ **فدا علی خاں**، قواعدِ اردو، نئی دہلی: مکتبۂ جامعہ لمیٹڈ، ۱۹۹۵ء۔
۳۔ **رؤف پاریکھ**، لسانیات کے بنیادی مباحث، کراچی: سٹی بک پوائنٹ، ۲۰۲۱ء۔

☆☆☆☆☆